بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ یُوْشِکُ اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۳۰ — فون نمبر ۲۹م

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۲ صلح ۱۳۴۷ ہش ۳۰ رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ ۲ جنوری ۱۹۶۸ء | نمبر ۱

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قبولیتِ دعا کے لئے ضروری ہے کہ انسان غفلت اور معصیت کو چھوڑ کر متقی بن جائے

جس قدر قربِ الٰہی حاصل ہوگا اسی قدر قبولیتِ دعا کے ثمرات سے حصہ ملے گا

"خوب یاد رکھو کہ انسان کی دعا اُس وقت قبول ہوتی ہے جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے غفلت اور فسق و فجور کو چھوڑ دے۔ جس قدر قربِ الٰہی انسان حاصل کرے گا اسی قدر قبولیتِ دعا کے ثمرات سے حصہ لے گا۔ اسی لئے فرمایا وَاِذَا سَأَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ اور دوسری جگہ فرمایا ہے۔ وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِیْدٍ۔ یعنی جو مجھ سے دور ہو اُس کی دعا کیونکر سنوں۔ یہ گویا عام قانونِ قدرت کے نظارہ سے ایک سبق دیا ہے یہ نہیں کہ خدا سُن نہیں سکتا وہ تو دل کے مخفی در مخفی ارادوں اور اُن ارادوں سے بھی واقف ہے جو ابھی پیدا نہیں ہوئے مگر یہاں انسان کو قربِ الٰہی کی طرف توجہ دلائی ہے کہ جیسے دور کی آواز سنائی نہیں دیتی۔ اسی طرح پر جو شخص غفلت اور فسق و فجور میں مبتلا رہ کر مجھ سے دور ہوتا جاتا ہے اسی قدر حجاب اور فاصلہ اس کی دعاؤں کی قبولیت میں ہوتا جاتا ہے۔"

(الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء)

معتکفین مسجد مبارک اور آخری عشرہ

(محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اصلاح و ارشاد)

مسجد مبارک ربوہ میں نظارت اصلاح و ارشاد کے انتظام کے ماتحت ۹۵ + ۴۰ مرد و خواتین اعتکاف بیٹھے۔ خدا کے فضل سے گزشتہ ایام بڑے نہایت مبارک صورت میں گزرے۔ نمازِ فجر کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تشریف فرما ہوتے رہے اور اپنے ایمان افروز ملفوظات سے نوازتے رہے۔

ربوہ کے حلقہ جات کی دوسری مساجد میں بھی احباب اعتکاف بیٹھے اور اس طرح رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں روحانی ماحول قائم رہا۔ مسجد مبارک کے معتکفین بیٹھے انتظام کو قائم رکھنے کی محترم مولانا ابوالعطاء صاحب کو امیر مقرر کیا گیا۔

معتکفات کی نگرانی اور انتظام لجنہ مرکزیہ کے سپرد تھا اور کھانے کا انتظام لنگر خانہ کی طرف سے تسلی بخش تھا۔

اخبار احمدیہ

● ربوہ۔ یکم جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

● ربوہ۔ آج یکم صلح ۱۳۴۷ ہجری شمسی مطابق ۲۹ رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ مطابق یکم جنوری ۱۹۶۸ء کو نمازِ فجر پڑھانے کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ مسجد مبارک میں رونق افروز ہوئے۔ حضور نے فرمایا کہ آج شمسی ہجری سال کا پہلا دن ہے رمضان المبارک کے مبارک، اور قبولیتِ دعا کے خاص دنوں میں سے بھی ایک دن ہے سب بھائیوں اور بہنوں کو نیا سال مبارک ہو۔ آؤ آج اس وقت مل کر سب اجتماعی دعا کریں۔ اس میں سب صرف ایک ہی دعا کریں اور وہ یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ توحید، اسکی عظمت اور اسکے جلال سے اسکے بندے واقف ہو جائیں اور ساری دنیا میں اسکی توحید پھیل جائے نیز سب انسان اباء و استکبار کے جہنم سے بچ جائیں اور اپنے رب کو پہچاننے لگ جائیں اس کے لئے اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کی قربانی کی توفیق بخشے۔ اس لحاظ سے یہ سال ہمارے لئے مبارک ہو۔ آمین۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے نہایت رقت اور درد سے پُر اثر الفاظ میں یہ بات بیان فرمائی اور پھر سب حاضرین سمیت حضور نے لمبی دعا کی۔ دعا کے وقت سب احباب پر رقت طاری تھی۔

● لاہور یکم جنوری ۹ بجے صبح (بذریعہ فون) حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ دانتوں میں اب درد نہیں ہے۔ بائیں آنکھ میں جو موتیا اتر رہا تھا اس میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے فرق پڑ رہا ہے تاہم علاج جاری ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ موصوفہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کیلئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

● برادرم محترم کرنل حبیب احمد صاحب قریباً دو ہفتہ سے سی ایم ایچ لاہور میں داخل ہیں۔ ان کے مثانے کا قبل ازیں کراچی میں دو بار اپریشن ہو چکا ہے۔ اب پھر کچھ اسی نوعیت کی تکلیف شدت اختیار کر گئی ہے۔ جس کے نتیجہ میں دائیں ٹانگ میں بھی بہت سوجن ہو گئی ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور جملہ احباب جماعت کی خدمت میں برادرم موصوف کی کاملہ و عاجلہ شفایابی کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

(بیگم چوہدری صلاح الدین احمد شیر قانتی و ناظم جائداد)

آخری تین سورتوں کا درس اور اجتماعی دعا

ربوہ یکم جنوری مطابق (۲۹ رمضان المبارک) یکم رمضان المبارک سے مسجد مبارک میں پورے قرآن مجید کے درس کا جو بابرکت سلسلہ جاری ہے۔ اس کے آخر میں آج مورخہ ۲۹ رمضان المبارک کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد مبارک میں بعد نماز عصر قرآن مجید کی آخری تین سورتوں کا درس دیں گے۔ درس کے اختتام پر اجتماعی دعا بھی ہوگی۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
۲ جنوری ۱۹۶۸ء

جلسۂ سالانہ کی اہمیت

عید کے ہفتہ عشرہ کے بعد ہی ہمارا جلسہ سالانہ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ یہ جلسہ ہمارے لئے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اس کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رکھی تھی۔ اور آپ اس جلسہ کے متعلق خاص احساسات رکھتے تھے۔ اور اس میں شمولیت کو ہر صاحب استطاعت دوست کے لئے نہایت ضروری قرار دیتے تھے۔ چنانچہ جو دوست بغیر کسی شرعی عذر کے جلسہ پر شمولیت نہیں کرتے۔ آپ کے نزدیک سخت غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور ایک نہایت قیمتی موقعہ تقویٰ اللہ میں ترقی کرنے کا کھو دیتے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ آپ دوستوں پر زور دیتے تھے کہ وہ مرکز میں آ کر صحبت صالحین سے فائدہ اٹھائیں تاکہ وہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں ترقی کریں اس تعلق میں آپ جلسہ سالانہ میں شمولیت پر زور دیتے تھے کہ کم از کم ایک دفعہ سال میں تمام جماعتیں ایک مقام پر جمع ہو کر دین کی باتیں سنیں اور ایک دوسرے سے فیض حاصل کریں۔

حقیقت یہ ہے کہ ہمارے جلسہ سالانہ کو جماعت کی ترقی کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ بہت سے ایسے دوست ہیں۔ جو محض جلسہ سالانہ کی برکات سے فیض یاب ہو کر سلسلہ سے منسلک ہوئے ہیں۔ سلسلہ کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں ناواقفیت اور علم کی کمی کی وجہ سے لوگوں میں پھیلی ہوئی ہیں۔ ایسی غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لئے مرکز میں آ کر حقیقت کو معلوم کرنے والے اکثر صحیح حالات سے واقف ہو کر سلسلہ میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اس کے لئے جلسہ سالانہ میں شمولیت خاص اہمیت رکھتی ہے۔ یہ ایسے دن ہیں کہ یہاں اکثر احباب جمع ہوتے ہیں اور سب ایک ہی رنگ میں رنگے ہوتے ہیں۔

ان ایام میں ربوہ میں ایک عجیب روحانی فضا طاری ہوتی ہے۔ ہر دوست جو جلسہ میں شمولیت کرتا ہے۔ وہ تمام دنیا کے افکار دل سے نکال کر ایک غیر معمولی روحانی زندگی میں داخل ہوتا ہے۔ جس طرح انسان عید کے روز غسل کر کے نیا لباس زیب تن کرتا ہے۔ خوشبو لگاتا ہے۔ اور نماز عید کے لئے عیدگاہ میں اپنے بھائیوں کے درمیان عبادت الٰہی میں مشغول ہوتا ہے۔ اس وقت جو احساس ہوتا ہے۔ وہی احساس جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے میں بیدار ہوتا ہے۔ دراصل جلسہ سالانہ وسیع پیمانہ پر ایک روحانی غسل کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس طرح غسل سے آدمی تازگی محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح جلسہ سالانہ میں شمولیت روحانی احساس دیتی ہے۔ روح میں نئی طاقتیں اور نئے جوش راہ پاتے ہیں اور انسان روحانی طور پر تازہ دم ہو کر تقوےٰ میں آگے قدم بڑھاتا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور علماء سلسلہ کی تقریروں کے علاوہ سب سے بڑی برکت جو حاصل ہوتی ہے۔ وہ اجتماعی دعائیں اور امام وقت کی اقتدا میں نمازیں ہیں۔ یہی وہ آسمانی پانی ہے جو ان دنوں میں روحوں کے دھونے اور فطرتوں کو پاک کرنے کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ یہی وہ برکات ہیں جن کے انتشار کے لئے اللہ تعالےٰ نے اس جماعت کو کھڑا کیا ہے تاکہ اپنے چراغوں سے بجھے ہوئے چراغوں کو روشنی عطا کریں۔ تاکہ دنیا میں تقوےٰ کے مزاج کو عام کریں۔ اور اللہ تعالےٰ سے روٹھے ہوئے اور روحانیت سے محروم انسانوں میں بیداری پیدا ہو۔

جلسہ سالانہ سے اگر کوئی دوست یہ نتائج حاصل نہیں کرتا۔ اور محض اس کو تفریح سمجھ ہے۔ تو وہ دراصل سخت گھاٹے میں رہتا ہے۔ اور ضیاع وقت اور ضیاع مال کے گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔

جلسہ سالانہ کی یہی بنیادی برکات ہیں۔ تاہم اس کے ساتھ کئی قسم کی ضمنی برکات بھی ہیں جو شمولیت سے حاصل ہوتی ہیں۔ کہتے ہیں خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔ یہ کہاوت جلسہ پر بھی صادق آتی ہے۔ اکثر لوگ دوسروں کے نمونے سے متاثر ہو کر اپنی زندگی میں انقلاب پیدا کرتے ہیں۔ اور جو متقی نہیں وہ متقی بن جاتے ہیں۔ اور متقی زیادہ متقی ہو کر لوٹتے ہیں جس طرح بُری صحبت بُرا بناتی ہے۔ اسی طرح اچھی صحبت اچھا بناتی ہے۔ جلسہ سالانہ اچھی صحبت کے وافر مواقع مہیا کرتا ہے۔ اس طرح بہت سے روحانی اور دنیاوی رشتے قائم ہوتے ہیں۔ ضمنی برکات میں سے یہ برکات بھی خاص اہمیت رکھتی ہیں۔ جن کو حاصل کرنا ہر مومن کے لئے باعث ازدیاد ایمان ہوتا ہے

الغرض جلسہ کے تین ایام ایک احمدی کی زندگی میں خاص اہمیت کے ایام ہیں۔ اور ہم نہیں سمجھ سکتے کہ بغیر شرعی عذر کے کوئی حقیقی احمدی اس نعمت سے محروم رہنا کس طرح گوارا کر سکتا ہے۔ یاد رکھئے آپ کی شمولیت سے سلسلہ کی شوکت میں بھی ضرور اضافہ ہوتا ہے۔ اور سلسلہ کی ترقی کا باعث ہے۔ اس سے آپ کی روحانی نجات اور فلاح سلسلہ کے لئے ترقی کا باعث بن سکتے ہیں۔ جس کا ثواب آپ کو ضرور ملے گا۔ اس لئے اپنی ذاتی شمولیت کو پوری پوری اہمیت دیجئے۔ اور اس سے محرومی کو معمولی بات نہ خیال کیجئے۔ یہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک بہت بڑی غفلت ہے۔

ہم نے تیرا نشان دیکھ لیا

شاہد آسمان دیکھ لیا
ہم نے تیرا نشان دیکھ لیا

ماہِ رمضان میں کسوف و خسوف
اے مسیح الزمان دیکھ لیا

دابۃ الارض۔ ارض میں دیکھا
آسماں سے دُخان دیکھ لیا

تُو نے وہ آنکھ کی عطا ہم کو
چہرۂ "لامکان" دیکھ لیا

ہم نے ربوہ کے نور میں تنویر
جلوۂ قادیان دیکھ لیا

تنویر

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

-o-

نزولِ قرآن مجید پر چودہ سو برس پورے ہو گئے

جماعت احمدیہ کی عظیم ذمہ واریاں

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل

رسالت محمدیہ علی صاحبہا التحیۃ والسلام کا آغاز قرآن مجید کی پہلی وحی کے نزول سے ہوا۔ غارِ حرا کی تنہائی میں رمضان کی ایک رات میں رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم پر خدا کا کلام اترا۔ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۔ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۔ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ۔ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۔ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۔

یہ وہ پہلا پیغام خدا ہے جو سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم پر ایک تاریک رات میں نازل ہوا اور آپ کو ساری دنیا ساری قوموں اور تمام زمانوں کے لئے رسول مقرر کر دیا گیا۔ رسالت محمدیہ اور نزول قرآن توام ہیں تیرہ سال مکی زندگی کے گزرے اور ہجرت نبوی کے بعد آج ۱۳۸۷ واں رمضان المبارک گزر رہا ہے۔ اس طرح سے اس رمضان میں نزول قرآن پاک پر چودہ صدیاں پوری ہو گئی ہیں

روایات میں آیا ہے کہ قرآن مجید کا نزول رمضان کی ستائیسویں رات کو شروع ہوا تھا۔ اگر یہ روایات درست ہوں جو بالکل قرین قیاس ہے۔ تو ٹھیک ۲۷ رمضان ۱۳۸۷ھ کو قرآن مجید کے نزول پر چودہ سو سال پورے ہوتے ہیں چودہ سو برس بیشتر جب اللہ تعالے نے سیدنا ومولانا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا عظیم ترین صحیفہ شریعت دے کر مبعوث فرمایا۔ دنیا تیرہ و تار تھی سارا جہاں شرک کی آماجگاہ تھا۔ خدائے واحد کی بجائے پتھروں، درختوں، حیوانوں اور انسانوں کی پوجا ہوتی تھی۔ بد اخلاقی کا بازار گرم تھا۔ انسانیت پاؤں تلے روندی جا رہی تھی۔ آدمیت کی کوئی احترام نہ تھا۔ سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے کمزور کندھوں پر عظیم تر ذمہ داری کے بوجھ کو دیکھ کر عرض کیا۔ مَا اَنَا بِقَارِئٍ میں تو اس قابل نہیں ہوں مگر اللہ تعالے کو اپنی عظیم قدرت کا اظہار کرنا تھا۔ وہ ایک یتیم اور بے کس انسان کے ذریعہ قدرت نمائی کرنا چاہتا تھا۔ اس نے فرمایا۔

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ۔

یہ کام، توحید کی اشاعت اور انسانی قلوب کا تزکیہ تو اپنے زورِ بازو سے نہیں کرے گا۔ یہ کام تو اپنے رب اور خالق کائنات کے نام سے کرے گا۔ وہ تیرا مددگار ہوگا وہ تجھے طاقت بخشے گا اور تو اپنے کام میں مظفر و منصور ہوگا۔ ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم نے عاشقانہ انداز میں ذمہ داری اٹھالی اور رب العالمین خدا نے آپ کی نصرت کا وعدہ فرمایا۔ یہ وہ معاہدہ ہے جو خالق اور اس کی مخلوق کے اعلیٰ ترین وجود صلی اللہ علیہ وسلم میں بالکل تنہائی میں مکہ سے کئی میل دور غارِ حرا کی خلوت میں تاریک رات میں ہوا۔

جونہی یہ آواز مکہ کی گلیوں میں گونجی اور نعرۂ توحید بلند ہوا۔ شرک کے متوالے آگ بگولہ ہو گئے۔ ان کے تصور میں بھی یہ بات نہ آتی تھی کہ لات و منات اور ان کے باپ دادوں کے دوسرے بُت بالکل بے طاقت اور لاشئ محض ہیں۔ وہ اپنے بتوں کی حمایت میں سب کچھ کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اور انہوں نے سب کچھ کر دکھایا۔ قرآن مجید راتوں کو بھی اترتا تھا۔ دن کی گھڑیوں میں بھی اس کی آیات کا نزول ہوتا تھا۔ کفار و مشرکین کے ہر اعتراض کا جواب دیا جاتا تھا۔ توحید کے دلائل دیئے جاتے تھے توحید کی بیخ کنی کی جاتی تھی۔ یہ سب حالات قریش مکہ کی آگ انتقام کو اور شعلہ زن کرتے تھے۔ خود سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم ہر اذیت کا نشانہ بنائے گئے۔ آپ کے ماننے والے غریب مومنوں کے خون سے مکہ کی سرزمین سرخ ہو گئی آخر صحابہؓ کو ہجرت کرنی پڑی انہوں نے وطن چھوڑا۔ جائدادیں ترک کیں، اعزہ و اقارب سے علیحدگی اختیار کی، خود نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو عزیز ترین شہر مکہ کو مجروح دل کے ساتھ خیر باد کہنا پڑا۔ صرف ایک یارِ غار حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالے عنہ آپ کے ہمراہ تھے۔ غارِ ثور میں دونوں پاک وجود جو کائنات کا خلاصہ تھے۔ ایک خاتم النبیین اور دوسرا صدیق اکبر پناہ گزین ہوئے دشمن تعاقب کرتے ہوئے اپنے کھوجی کے ہمراہ غار کے منہ تک آ پہنچے۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ کو اضطراب و رعشہ کو خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں میرے حبیب دنیا کے نجات دہندہ پاک وجود صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی گزند نہ پہنچ جائے چہرہ پر گھبراہٹ کے آثار ہویدا تھے زبان سے اظہار ہوا ہی چاہتا تھا۔ کہ خدا کا پاک کلام پُرشوکت کلام سرور انبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر یوں جاری ہوا لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا۔ پیارے ساتھی آپ غمگین نہ ہوں، قادرِ مطلق خدا ہم دونوں کے ساتھ ہے (سورہ توبہ)

پھر آپ نے فرمایا

مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا (بخاری)

کیا وہ دو انسان بھی ضائع ہو سکتے ہیں۔ جن کے ساتھ تیسرا خدا ہے۔

حضرت ابوبکرؓ کے دل پر طمانیت چھا گئی۔ کفار کی آنکھیں اندھی ہو گئیں ناکام و نامراد پلٹ گئے۔ اور تیسرے دن دنیائے روحانیت کا یہ مقدس ترین قافلہ سوئے مدینہ روانہ ہوا۔

مدینہ میں صدہا دل بے قرار تھے ان کا محبوب آقا مکہ سے روانہ ہو چکا ہے۔ ابھی مدینہ نہیں پہنچا۔ دیر کیوں ہوتی ہے۔ وہ صبح سے دوپہر تک مدینہ سے باہر نکل نکل کر اپنے محبوب کے لئے چشم براہ تھے۔ آخر انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں۔ اور بدر کامل شانِ محبوبی کے ساتھ مدینہ میں وارد ہوا۔ اہلِ مدینہ کی عید تھی وہ خوش تھے کہ خدا کا رسول ان کے شہر میں آیا ہے۔ مگر وہ اس بھاری ذمہ داری سے بھی خوب واقف تھے۔ جو اس عظیم برکت کے حاصل کرنے سے ان پر عائد ہوتی ہے۔ وہ ہر قربانی کے لئے تیار تھے۔ مہاجرین کی جماعت بھی حضورؐ کے گرد پروانوں کی طرح جمع تھی انصار بھی دیوانہ وار ہر چیز ذات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر نچھاور کر رہے تھے۔ ابھی عشاق نے جی بھر کے اپنے محبوب سے اظہارِ پیار بھی نہ کیا تھا کہ قریش کے ظالم سرداروں نے مدینہ میں دھمکی آمیز چٹھی بھیجی۔ کہ تم نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پناہ دی ہے ہم تم پر حملہ کریں گے۔ تمہارے جوانوں کو تہ تیغ کریں گے۔ تمہاری جائدادوں کو تباہ کر دیں گے۔ تمہاری عورتوں کو اپنی لونڈیاں بنائیں گے۔ اس خط سے مومنوں کے عشق کی آگ اور بھڑکی اور انہوں نے کہا کہ اب تو دل لگا چکے ہیں اپنے محبوب سے۔ ادنیٰ سی غداری بھی نہیں کر سکتے۔ ہر چہ بادا باد۔ مال قربان کریں گے اولادیں نچھاور کریں گے جانیں دیں گے مگر اپنے پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی گزند نہ پہنچنے دیں گے۔ اس کی لائی ہوئی پیاری کتاب قرآن مجید کی اشاعت کے لئے ہر قربانی کرنا ہماری زندگی کا نصب العین ہوگا۔ ہم خود بھی یہ کام کریں گے اور ہمارے بعد ہماری اولادیں بھی اسی جھنڈے کو بلند سے بلند تر کریں گی۔ یہاں تک کہ خدائی بادشاہت دنیا کے کونے کونے میں قائم ہو جائے گی

تاریخ شاہد ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے، ان کے بڈھوں نے بھی ان کے جوانوں نے بھی، ان کے بچوں نے بھی ان کے مردوں نے بھی ان کی عورتوں نے بھی۔ غرض سب نے اپنے اس عہد کو پورا کیا اور ہر میدان میں قربانی دے کر توحید کی آواز کو بلند رکھا۔ جنگیں بھی ہوئیں انہوں نے جام شہادت بھی نوش کیا۔ انہوں نے عرب کے قبائل سے ٹکر لی۔ وہ قیصر روم کی فوجوں اور کسریٰ ایران کی حکومت سے بھی ٹکرائے۔ ہماری تاریخ گواہ ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے ہر میدان میں

کامیابی حاصل کی۔ تیئیس سالہ ہنگامہ خیز زندگی کتنی پرشان ہے کتنی نتیجہ خیز ہے جو ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم نے صفحۂ زمین پر بسر کی۔ کتنی شاندار جماعت آپؐ نے تیار کی۔ آخر ایک دن اللہ تعالیٰ نے آپؐ سے فرمایا

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ
وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ
وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ
دِیْنًا۔

کہ وہ صحیفۂ شریعت جس کی پہلی آیت غارِ حرا میں اتری تھی آج مدینہ کی زندگی میں مکمل ہو گیا ہے۔ اسلام پورا ہو گیا ہے۔ نعمتِ الٰہی کے دروازے وا ہو گئے ہیں اور اب ہمیشہ کے لئے اسلام ہی خدا تک پہنچنے کا دین ہو گیا۔ یہ اعلان مسلمانوں کے لئے عید سے بڑھ کر تھا کہ خدا کی آخری شریعت مکمل صورت میں ان کے سپرد کر دی گئی ہے اور وہ اس کے امین قرار پائے ہیں۔ حجۃ الوداع کے موقعہ پر عرفات کے میدان میں ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہؓ کے مجمع میں سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اعلان فرمایا کہ مَیں نے خدا کا پیغام پہنچا دیا ہے گویا غارِ حرا کا وعدہ پورا کر دیا۔ اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ پر سب صحابہؓ نے صاد کیا۔ صلے اللہ علیہ وسلم۔

خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا
اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ
وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۔

کہ ہم نے ہی اِس کامل کتاب کو نازل کیا ہے اور ہم ہی ہمیشہ اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اور پھر تابعین اور تبع تابعین نے قرآنِ مجید کی خدمت اور اشاعت کو اپنا شعار قرار دیا۔ اسے حفظ کیا۔ اس کی تفسیریں لکھیں۔ اس کی تعلیم و تدریس کے لئے وقف ہو گئے۔ قرآن مجید اور اس کی تعلیمات روئے زمین پر پھیل گئیں۔ شرک معدوم ہو گیا توحید کا پرچم بلند ہوا۔ پاکیزہ اخلاق قائم ہو گئے۔ اسلامی عدل و انصاف سے تاریخ کے صفحات بھر گئے۔ کچھ صدیوں تک یہی روحانی بہار دنیا پر چھائی رہی مگر پھر لمبے زمانہ کے بعد مسلمان مادی سامانوں کے پیچھے پڑ گئے۔ دنیوی آرام و تعیش ان کا مطمعِ نظر بن گیا۔ اب وہ قرآن پاک کے راستہ سے دُور ہو گئے۔ ان کے روشن دن پھر تاریک راتوں سے بدل گئے۔ قرآن مجید کے الفاظ تو موجود تھے مگر اس کی روح دنیا سے اُٹھ کر ثریا پر جا چکی تھی۔ تیرھویں صدی ہجری کے آخر اور چودھویں صدی کے شروع میں یوں نظر آتا ہے کہ اس قوم کو قرآن مجید سے کوئی واسطہ نہیں۔ ان کی عملی زندگی میں قرآن مجید کا کوئی خاص مقام دکھائی نہیں دیتا۔ عربی مدارس میں صرف، نحو اور منطق و فلسفہ کے لئے عمریں خرچ کی جاتی ہیں مگر قرآن مجید عموماً نصاب سے خارج ہوتا تھا۔ دشمنانِ اسلام نے میدان خالی پا کر اپنے ترکشوں کے سارے تیر قرآنِ پاک کے سینہ میں پیوست کر دئے۔ پادریوں نے ہر ہر آیت کے متعلق وسوسہ پیدا کیا۔ آریوں نے سارے قرآن مجید پر تیز و تند زبان میں اعتراض کئے۔ علماء غافل تھے۔ صوفیاء کُنجِ عافیت کی تلاش میں تھے۔ امراء کو اپنے عیش و عشرت سے فرصت نہ تھی۔ تب اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ کے مطابق قادیان کی بستی میں ایک فارسی الاصل وجود کو برپا کیا تا وہ قرآنِ مجید کو ثریا سے لا کر ساری زمین پر آسمانی بادشاہت کو قائم کرے۔ یہ کام اس بے سرو سامانی میں حضرت احمد قادیانی علیہ السلام کے لئے بظاہر ناممکن تھا۔ آپ نے اپنے آقا و مطاع کی سنت پر زبانِ حال سے مَا اَنَا بِقَارِیٍٔ کو دہرایا مگر آسمان کے خدا نے فرمایا ہم تجھے مامور کرتے ہیں ہم تیری تائید کریں گے۔ اور آسمان پر فیصلہ ہو چکا ہے کہ اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کی گھڑی آ چکی ہے۔ تب آپ نے آگے بڑھ کر اعلان کر دیا ؎

اب تو جو فرماں ملا اس کا بجا لانا ہے کام
گرچہ مَیں ہوں بس ضعیف و ناتوان و دلفگار

پون صدی سے کچھ عرصہ زائد گزرا کہ پھر اسلام کی عظمت اور قرآنِ پاک کی اشاعت کا ڈنکا بجایا گیا۔ پھر وہی ہنگامہ شروع ہو گیا۔ بیگانے تو بیگانے تھے خود قرآن کے نام لیوا بھی جری اللہ فی حلل الانبیاء سے نبرد آزما ہو گئے۔ یہ داستان بڑی دل خراش ہے مستقبل کا مؤرخ اس کا جائزہ لے کر حیران رہ جائے گا کہ علماء، صوفیاء اور اس زمانہ کے گدی نشین آخر کس بات پر حضرت احمد علیہ السلام سے برسرِ پیکار تھے۔ حضرت احمد علیہ السلام کا مشن اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ اسلام کا خدا زندہ خدا ہے اسلام کا رسول زندہ رسول ہے۔ اسلام کی کتاب قرآن مجید زندہ کتاب ہے۔ اس پیغام میں کونسی بات علماء کے لئے باعثِ اشتعال تھی؟ مگر ہوا یہی کہ مخالفت کی آندھیاں اٹھیں۔ فتووں کے طوفان برپا ہو گئے۔ احمدؑ کے نام پر جمع ہونے والوں پر زمین تنگ کر دی گئی۔ مگر آسمانی قافلہ ہر حال میں رواں دواں رہا اور قرآن کی اشاعت کے لئے قربانیوں میں روز بروز اضافہ ہوتا گیا۔ غریب احمدیوں نے مال بھی دئے اپنے اوقات بھی دئے۔ اپنی اولادیں بھی خدمتِ دین کے لئے وقف کر دیں۔ اس طرح اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے اس دَور میں آخری روحانی جنگ کا آغاز ہوا۔ گزرے ہوئے سال گواہ ہیں اپنوں اور بیگانوں کی زبانیں شاہد ہیں کہ اسلام کا پیغام، قرآن کی اشاعت کا کام جو احمدی جماعت کر رہی ہے اَور کوئی نہیں کر رہا۔ کسی فرقہ کو، کسی حکومت کو اور کسی بڑی سے بڑی انجمن کو بھی یہ سعادت حاصل نہیں جو جماعتِ احمدیہ کو حاصل ہے۔

بات یہ ہے کہ احمدی اس یقین پر قائم ہیں کہ قرآن مجید تمام صداقتوں کا جامع ہے۔ اس میں ہر خیر و برکت موجود ہے۔ تمام علوم کا خزانہ ہے روحانیت کا معدن ہے۔ اسرار و حقائق کا بحر ناپیدا کنار ہے خدا کے پانے کی کلید ہے۔ تمام جھوٹے مذاہب کا جواب ہے۔ قرآن کوئی بات بے دلیل نہیں کہتا ہر دعوے پر برہان قائم کرتا ہے، کوئی آیت بے ربط نہیں۔ کوئی حکم منسوخ نہیں۔ غرض قرآن مجید ہر حُسن کی کان ہے ہر خوبی کا منبع ہے احمدیوں کا یہ عقیدہ ان کے عشقِ قرآن کا مرکزی سبب ہے نہ کسی اَور کا یہ عقیدہ ہے اور نہ ہی انہیں قرآن مجید سے وہ لگاؤ ہے جو احمدیوں کو ہے۔

نزولِ قرآن پر چودہ سَو برس پورے ہونے پر عید منانے کا موقع ہے کہ ہمارے قادر و توانا خدا نے حفاظتِ قرآنِ مجید کا جو وعدہ فرمایا تھا اسے نامساعد حالات کے باوجود پورا فرمایا ہے۔ قرآن مجید کی اشاعت کے لئے اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی سامان نشر و اشاعت پیدا فرما دئے ہیں۔ احمدی جماعت بھی آج نزولِ قرآن مجید پر چودہ سَو سال پورے ہونے پر خوش ہے مگر اسے اپنی عظیم ذمہ داریوں کا بھی شدید احساس ہے۔ ضرورت ہے کہ قرآن مجید کی عملی حکومت اور اسکی روحانی تاثیرات کا عملی نمونہ دنیا کے سامنے پیش ہو جس کے لئے دنیا کے بہترین دماغ مطالبہ کر رہے ہیں۔ قرآنی حقائق اور اس کی عالمگیر تعلیمات کو پورے دلائل کے ساتھ مفکرین کے سامنے رکھا جائے دنیا کی ساری زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم ہوں۔ اس کی تفسیریں ہوں۔ اسکے علوم و معارف کی اشاعت ہو۔ یہ کام پہاڑوں سے بڑا کام ہے اس کے لئے عزمِ راسخ اور بے انتہا قربانیوں کی ضرورت ہے۔ یہ کام اب جماعتِ احمدیہ کے ذمہ ہے۔ کفر و الحاد اپنے سارے ہتھیاروں سے لیس ہو کر میدان میں نکل چکا ہے۔ دہریت اور مادی فلسفہ انسانوں کی عقلوں کو خیرہ کر رہے ہیں۔ زندہ خدا اور زندہ رسول اور زندہ قرآن کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کی ذمہ داری احمدیہ جماعت پر ہے۔ پس اے احمدی بھائیو اور احمدی بہنو! اٹھو اور قرآن کے زندہ پیغام کو زمین کے کناروں تک پہنچا دو۔ اس کے لئے اپنی ہر چیز قربان کر دو تا آسمان پر حقیقی عزتوں کے وارث ہو سکو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:۔

جو لوگ قرآن کو عزت
دیں گے وہ آسمان پر
عزت پائیں گے۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اور ہماری اولادیں یہ توفیق پائیں اور خدا کی بادشاہت اور قرآن مجید کی حکومت ساری دنیا پر جلد قائم ہو جائے۔

آمین یا ربّ العالمین

(خاکسار ابوالعطاء جالندھری)

اطفال الاحمدیہ کو عید مبارک ہو

اطفال الاحمدیہ کو عید مبارک ہو کہ یکم جنوری سے ان کا دفتر جدید کا نیا سال شروع ہو رہا ہے اور اس دفعہ نئے سال کے آغاز کے ساتھ ہی عید الفطر بھی آ رہی ہے۔ تمام اطفال کو چاہیئے کہ وہ عید کے بعد ضرور دفتر جدید کا نئے سال کا وعدہ لکھوا دیں اور اپنی عیدی کی رقم کا کم از کم نصف حصہ بطور چندہ ادا کر دیں۔ اللہ تعالیٰ سب اطفال کو اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے اور انہیں اس کا بہترین بدلہ عطا فرمائے۔ آمین

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

جلسہ سالانہ پر علیحدہ رہائش کے خواہشمند احباب
کی
خدمت میں گذارش

(مکرم پروفیسر نصیر احمد خاں صاحب ناظم مکانات جلسہ سالانہ)

جلسہ سالانہ کے موقع پر ربوہ میں رہائش کا مسئلہ ایک نازک مسئلہ ہے۔ مہمانوں کی تعداد کے مقابل مکانات کی تعداد انتہائی قلیل ہے۔ علیحدہ رہائش کا مطالبہ کرنیوالے احباب اور فارغ مکانات میں قریباً دس اور ایک نسبت ہے۔ جہاں یہ امر ہمارے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہے کہ خدا تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق ہر سال مسیح پاک کے مہمانوں کی تعداد میں اضافہ ہو جاتا ہے اور وَسِّعْ مَكَانَكَ کا ارشاد اپنی روز افزوں اہمیت کا مظہر بنتا ہے وہاں یہ بات ہمارے لئے پریشانی کا موجب بنتی ہے کہ ہم باوجود خواہش کے اپنے معزز مہمانوں کی معمولی رہائش کا بندوبست بھی نہیں کر سکتے۔

مطالبات رہائش کے جو خطوط ہمیں موصول ہوتے ہیں اُن میں اکثر اس خواہش کا اظہار ہوتا ہے کہ بواپسی ڈاک بتایا جائے کہ علیحدہ مکان مل سکے گا یا نہیں۔ تاکہ اس کے مطابق ہم اپنا پروگرام بنا سکیں۔ یہ بالکل طبعی اور ایک لحاظ سے جائز مطالبہ ہے مگر جب صورت یہ ہو کہ دس میں سے ایک کو ہاں اور باقی حضرات کو نہ کرنے پر حالات مجبور کر دیں تو ہر خط کے موصول ہونے پر الاٹمنٹ کیسے ممکن ہو سکتی ہے عملی صورت تو یہی ہو سکتی ہے کہ سب مطالبات پر مجموعی نظر ڈال کر اُن میں سے زیادہ مستحق یعنی زیادہ مجبور احباب کو چن لیا جائے اور باقی کی خدمت میں معذرت پیش کر دی جائے۔ یہ ایک ناخوشگوار فریضہ ہے جس کے ادا کرنے پر کارکنان جلسہ مجبور ہیں۔

خاکسار "الفضل" کی وساطت سے احبابِ کرام کی خدمت میں حالات کا پس منظر بیان کر کے یہ عرض کرنا چاہتا ہے کہ نظامت مکانات اُن کے قابل قدر جذبات سے پوری طرح آگاہ ہے اور اگر ان کے مطالبے کو پورا نہیں کر پاتی تو اس میں روک وسائل کی کمی ہوتی ہے نہ کہ ہمارے جذبۂ خدمت کی۔

ایک اور بات قابل ذکر یہ ہے کہ اکثر احباب یہ ذکر فرماتے ہیں کہ ہمارے ساتھ غیر احمدی معززین تشریف لا رہے ہیں اس لئے یقین ہے کہ آپ ہمارا مطالبہ رد نہیں کریں گے اور خط سے تاثر یہ ہوتا ہے کہ گویا مطالبہ کرنے والے اس حالت میں اپنے آپ کو منفرد سمجھتے ہیں۔ حالانکہ صورت حال یہ ہے کہ قریباً ہر خط میں یہی ذکر ہوتا ہے کیونکہ سبھی احمدی احباب کے خواہشمند ہوتے ہیں کہ اپنے ساتھ اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی ربوہ لائیں۔

ایک اور عام مطالبہ مخلصین کی طرف سے یہ ہوتا ہے کہ جگہ مسجد مبارک کے قریب ہو۔ خدا کرے کہ وہ وقت جلد آئے کہ مسجد کے اردگرد Skyscrapers & Flats یعنی کثیر المنازل عمارتیں تعمیر ہو جائیں تو اکثر احباب کو وہاں ٹھہرایا جا سکے گا۔ جب تک ایسی عمارات تعمیر نہیں ہوتیں یہ مطالبہ پورا نہیں ہو سکتا کیونکہ مسجد کے اردگرد رہائشی مکانات کم اور دفاتر کی عمارات زیادہ ہیں۔ اور نظامت مکانات کے پاس گنتی کے دو تین کمرے اس علاقے میں ہوتے ہیں۔ اب وہ سینکڑوں احباب جو مسجد مبارک کے قرب کا مطالبہ کرتے ہیں خود فرمائیں کہ یہ مطالبات کیسے پورے کئے جا سکتے ہیں۔ اگر مدعا اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو کر زیادہ سے زیادہ دعاؤں کی توفیق پانا ہے تو کیا دور سے آکر احباب زیادہ مستحقِ ثواب نہ ہوں گے اور رحیم و کریم خدا ان کی دعاؤں کو زیادہ شرفِ قبولیت سے سرفراز نہ فرمائے گا؟ اور اگر صحت کی مجبوری ہو تو انما الاعمال بالنیات کا مژدہ حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ان کے لئے موجود ہے۔

نظامت نے مکانات کی الاٹمنٹ مکمل کر کے اطلاعی خطوط احباب کی خدمت میں ارسال کر دئے ہیں جو عید کے ساتھ ہی انشاء اللہ ان تک پہنچ جائیں گے۔ اس الاٹمنٹ میں کوشش کی گئی ہے کہ ان کی خواہش کو حتی الامکان پورا کیا جائے لیکن خاکسار اپنی معذوری کا ذکر اوپر کر آیا ہے۔ اُس کے پیش نظر امید ہے احباب نظامت مکانات کے فیصلہ کو بطیب خاطر منظور فرمائیں گے اور ہماری مغفرت کے لئے دعا فرمائیں گے کیونکہ انسان ضعیف البنیان ہے اور ضروری نہیں کہ ہر فیصلہ صحیح ہو۔

نقد و نظر

3

بہائی شریعت مع ترجمہ
اور
اس پر مختصر تبصرہ

اس عنوان سے محترم جناب مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کی تالیف کا پانچواں ایڈیشن نئے انداز میں شائع ہوا ہے۔ بہائی تحریک کا آغاز اور بہائیوں کی طرف سے قرآن پاک کی شریعت کے نسخ کی سازش پر بہائی تاریخوں سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ بہائی اپنی جس شریعت کو خود شائع نہیں کرتے اسے مع ترجمہ شائع کر دیا گیا ہے۔ جہاں بہائی لوگ ہوں وہاں اس کی اشاعت مفید ہوگی یوں معلومات کے لحاظ سے بھی ہر علم دوست آدمی کے لئے اس کتاب کا مطالعہ بہت فائدہ بخش ہے۔

قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے ہے۔

ملنے کا پتہ:- مکتبہ الفرقان ربوہ

ضروری گذارش

خاکسار نے اپنے والدِ محترم حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب رضی اللہ عنہ کے سوانح حیات شائع کرنے کا اہتمام کیا ہے ۱۹۳۱ء تک کے حالاتِ زندگی جمع کئے جا چکے ہیں۔ جو انشاء اللہ جلسہ سالانہ پر کتابی صورت میں شائع کر دئے جائیں گے۔

خاکسار تمام احباب جماعت سے عموماً اور اپنے والد محترمؓ سے محبت رکھنے والے دوستوں سے خصوصاً درخواست کرتا ہے کہ وہ میرے والد محترم کی زندگی سے تعلق رکھنے والے حالات اور واقعات اور دیگر متعلقہ امور تحریر فرما کر ارسال فرمائیں تاکہ آئندہ جلدوں میں شامل کئے جا سکیں۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

خاکسار:- ڈاکٹر محمد احمد خاں

ابن حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحبؓ مرحوم

دار الصدر شرقی ربوہ

ولادت

(۱)

مورخہ ۱۲/۱۰/۶۲ کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے بڑے بھائی مکرم محمد رفیق صاحب ٹیلیفون سپروائزر گوجرانوالہ کو تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم منشی محمد اسماعیل صاحب خوشنویس آف فیروز والہ کا پوتا مکرم نور الدین صاحب خوشنویس کا نواسہ ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی اور صالح زندگی عطا فرمائے اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے آمین

خاکسار محمد ارشد کارکن مشیر قانونی ربوہ

(۲)

میرے لڑکے کاپل عبد الحی بی اے الفیہ سرگودھا کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود میرا پوتا اور بابو عبد الحلیم صاحب اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ پنشنر صدر جھنگ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت بچے کی درازیٔ عمر صالح اور خادم دین بننے کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں نیز زچہ اور بچہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

آمین۔

(خاکسار ماسٹر محمد مولاداد محلہ دار الیمن شرقی ربوہ)

جلسہ سالانہ پر آنے والے دوستوں کے لئے

ضروری ہدایات

خداوند تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ جلسہ سالانہ کے ایام قریب سے قریب تر آتے جا رہے ہیں۔ جلسہ میں شمولیت کے لئے جہاں ہزاروں ہزار افراد جماعت آتے ہیں۔ وہاں بعض شرپسند اور ناپسندیدہ افراد کے آنے کا بھی احتمال ہوتا ہے۔

احباب جماعت کو اپنے فائدے کے لئے درج ذیل ہدایات پر عمل کرنا چاہیئے۔

(۱) جملہ جماعتوں کے احباب کوشش کر کے اکٹھے سفر کریں تاکہ سفر میں بھی سہولت رہے اور جماعت کے ساتھ جو برکت ہوتی ہے۔ اس سے بھی مستفیض ہوں۔

(۲) اپنے ہمراہ صرف وہی سامان لائیں جو موسم کے لحاظ سے ضروری ہو۔ غیر ضروری سامان کپڑے یا زیور نہ لائیں۔

(۳) اپنے جملہ سامان پر نام اور مکمل پتہ (جہاں سے روانہ ہوں اور جہاں ٹھہرنا ہو) کے لیبل گوند یا سوئی سے چسپاں کر دیں۔

(۴) گاڑی میں چڑھتے اور اترتے وقت عجلت سے کام نہ لیں۔ مکمل حوصلہ۔ صبر اور سکون سے اپنا سامان گاڑی میں رکھیں نیز یہ بھی خیال رہے کہ راستے میں بھی اپنے سامان سے غفلت نہ برتیں۔

(۵) بچوں کو زیورات نہ پہنائیں۔ بلکہ مصنوعی زیورات کے استعمال سے بھی اجتناب کریں۔

(۶) اپنے بچوں کی جملہ وقت نگہداشت رکھیں۔ اور چھوٹے بچوں کو گم ہونے سے بچانے کے لئے بچہ کا نام معہ ولدیت اور پورا پتہ لکھ کر یا تو بچہ کی جیب میں ڈال دیں۔ یا پھر اس کے بازو پر باندھ دیں۔

(۷) آپ جب ریلوے اسٹیشن یا بس کے اڈے پر گاڑی سے اتریں تو اپنا سامان قلی کو حوالہ کرنے سے پہلے قلی کا نمبر دیکھ لیں اور کسی ایسے قلی کو سامان نہ دیں جس کے پاس کوئی نمبر نہ ہو۔ اپنے سامان کی اچھی طرح پڑتال کرنے کے بعد اسٹیشن یا اڈہ سے روانہ ہوں اور راستے میں بھی قلی پر نگاہ رکھیں۔ اگر کسی قسم کی دقت پیش آئے تو فوراً استقبال کے عملہ کو اطلاع دیں۔

(۸) جہاں کہیں بھی آپ کا قیام ہو جلسہ میں جانے سے قبل اپنے سامان کی حفاظت کا مکمل بندوبست کر کے جائیں نیز قیام گاہوں کے منتظمین کو بھی اپنی آمد و رفت سے باخبر رکھیں۔

(۹) ہجوم میں جلد بازی عام طور پر نقصان کا باعث ہوتی ہے۔ اس وجہ سے جلسہ گاہ سے نکلتے وقت۔ اسٹیشن پر۔ بسوں کے اڈہ پر یا جہاں کہیں بھیڑ ہو۔ پوری تسلی اطمینان اور وقار سے کام لیں ایسے موقعوں پر جیب کتروں سے ہوشیار رہیں۔

(۱۰) اپنی جیب سے تمام روپیہ لوگوں کے سامنے نہ نکالیں نہ ہی اپنے بٹوے کو ایسی جگہ پر لاپرواہی سے کھولیں جہاں عام نگاہیں آپ کے بٹوے کا جائزہ لے سکیں۔

(۱۱) مستورات کو چاہیئے کہ سفر و حضر میں پردہ کا خاص طور پر اہتمام کریں۔

(۱۲) دوران قیام ربوہ پہاڑیوں پر چڑھنے سے اجتناب کریں کیونکہ اس سے حادثہ کا امکان ہو سکتا ہے۔

(۱۳) اگر کوئی شخص بدمزاجی سے پیش آئے۔ یا کوئی لڑائی جھگڑا کرے تو آپ اس سے اعراض کریں۔ یا بالموعظة الحسنة کے مطابق اسے حکمت و دانائی سے باز رکھنے کی کوشش کریں۔ اور نرمی و محبت سے اسے سمجھائیں۔

(۱۴) سفر کے دوران متواتر استغفار۔ درود شریف اور مسنون دعائیں پڑھتے رہیں۔ جلسہ کی کامیابی پاکستان کی فتح و کامرانی اور اسلام کی ترقی کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔

(۱۵) جلسہ کے منتظمین سے تعاون کا خاص خیال رکھیں۔ جو آپ کی سہولت اور آرام کے لئے شب و روز کوشاں ہوں گے۔

(۱۶) جلسہ کے ایام میں اپنا وقت جلسہ گاہ میں گذاریں۔ تقاریر کے دوران بازار اور دکانوں میں نہ بیٹھیں۔

(ناظر امور عامہ)

تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لینے والی بہنوں کیلئے

خوشخبری

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ۱۵ فتح ۱۳۴۶ ھش (۱۵/۱۲/۶۷) تک تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے وعدہ جات اور نقد ادائیگی فرمانے والی بہنوں کے اسماء گرامی بغرض دعا اور منظوری نیز ان احباب کے نام جو چندہ کی فراہمی کے لئے کوشش فرماتے ہیں پیش کئے گئے اس فہرست کو ملاحظہ فرما کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سب کے لئے دعا فرماتے ہیں۔ نیز فرمایا:۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ ہماری سب بہنوں کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے اور مزید قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

خدا تعالیٰ کی محبت تقویٰ سے پیدا ہوتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نہ محض جسم سے راضی ہوتا ہے اور نہ قوم سے۔ اس کی نظر ہمیشہ تقویٰ پر ہوتی ہے۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ..... یعنی اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ بزرگی رکھنے والا وہی ہے جو تم میں سے زیادہ متقی ہو یہ بالکل جھوٹی باتیں ہیں کہ میں سید ہوں یا مغل ہوں یا پٹھان اور شیخ ہوں۔ اگر بڑی قومیت پر فخر کرتا ہے تو یہ فخر فضول ہے۔ مرنے کے بعد سب قومیتیں جاتی رہتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے حضور قومیت پر کوئی نظر نہیں اور کوئی شخص محض اعلیٰ خاندان میں سے ہونے کی وجہ سے نجات نہیں پا سکتا خدا کے نزدیک قومیت کا کوئی لحاظ نہیں۔ وہاں جو مدارج ملتے ہیں وہ تقویٰ کے لحاظ سے ملتے ہیں۔ یہ قومیں اور قبائل دنیا کا عرف اور انتظام ہیں۔ خدا تعالیٰ سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔ خدا تعالیٰ کی محبت تقویٰ سے پیدا ہوتی ہے اور تقویٰ ہی مدارج عالیہ کا باعث ہوتا ہے؟ (ملفوظات)

(مہتمم تربیت خدام الاحمدیہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرا لڑکا سرفراز احمد طالب علم جماعت دہم ٹی آئی ہائی سکول ربوہ ایک ہفتہ سے بیمار ہے۔
(چوہدری نذیر احمد رشید پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ننگل ... ضلع لاہور)

(۲) خاکسار کے نانا مکرم نبی بخش صاحب کا لائل پور ہسپتال میں اپریشن ہوا ہے۔
(مسعود حسین طاہر متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

(۳) خاکسار کی لڑکی عزیزہ امۃ الرشید بیگم اہلیہ میاں عبد الحکیم صاحب آف گنج مغل پورہ عرصہ سے بخیر معدہ وغیرہ سے بیمار ہے۔ آج کل زیادہ تکلیف ہے۔ (نور محمد آف گنج مغل پورہ)

(۴) خاکسار کی خالہ محترمہ اہلیہ محمد یوسف خانصاحب آف دار الرحمت ربوہ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ اور بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ (مسعود چوہدری دار الصدر جنوبی ربوہ)

(۵) خاکسار کے بچے بیمار رہتے ہیں مالی مشکلات اور گھریلو پریشانیاں بھی ہیں (ملک محمد اسلم خاں لاہور چھاؤنی)

(۶) میری والدہ علاج کے بعد اب لندن سے واپس آ گئی ہیں (رشیدہ مبارکہ بخاری عنبر اسکیڈی جہلم)

۷۔ احباب خاکسار کی روحانی اور جسمانی ترقیات کے لئے دعا فرما کر مشکور فرمادیں (محمد تقی ربوہ)

۸۔ بندہ نے بی۔ اے کا سپلیمنٹری امتحان دیا ہوا ہے۔ (محمد بشیر جونیئر انگلش ماسٹر گورنمنٹ مڈل ... ضلع سرگودھا)

۹۔ خاکسار کے بھائی کی شادی کو دس بارہ سال کا عرصہ ہو چکا ہے لیکن ابھی تک اولاد پیدا نہیں ہوئی نیز خاکسار دیگر پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ (عبد اللطیف پاکسرائے جہلم شہر)

۱۰۔ میرے پیارے ابا جان ڈاکٹر حسن محمد شاہ سکرٹری مال عرصہ دراز سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ چند دن سے ان کی حالت تشویشناک ہو گئی ہے (عاجزہ طاہرہ نصرت جبیں بنت ڈاکٹر حسن محمد شاہ ...) احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

خورشید یونانی دواخانہ ربوہ

ربوہ کا

مشہور معروف دوا ساز ادارہ

زیر نگرانی

حکیم شیخ خورشید احمد ممتاز الاطباء

رجسٹرڈ یونانی طبیب

اس ادارہ میں تمام مرکبات نہایت عمدہ اعلیٰ اور مکمل اجزاء سے تیار کئے جاتے ہیں اور یونانی مفردات بھی صاف ستھری مناسب داموں میں ملتی ہیں۔ اپنی جملہ ضروریات اور یونانی طریق علاج سے استفادہ کے لئے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ

گولبازار ربوہ میں تشریف لائیں، فون ۳۸

مینجر خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

بجلی کا سامان تیار کرنے والی واحد فرم

ایس ۔ ایس ۔ آئی

خاص کوالٹی پورسلین پلگ ۱۵ ایمپئر شو

شفیع سنز اینڈ سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ، اگرور ڈسے روڈ سیالکوٹ

سرمہ نور والوں کا

نورانی کاجل

آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کے لئے بہترین تحفہ، قیمت ایک روپیہ ۲۵ پیسے

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سرمہ نور رجسٹرڈ

اطباء ڈاکٹر، وکلاء اور بڑی بڑی شخصیتیں گرویدہ اور گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے فی تولہ ۲ روپے

طاقت کی دوائی

مایوس اور کمزور نوجوانوں کا زندگی بخش علاج مکمل کورس ۳۰ روپے

اکسیر اٹھرا

بچے ضائع ہو جاتے ہوں، پیدا ہو کر مر جاتے ہوں اس کا استعمال از حد مفید ہے مکمل کورس ۱۸ روپے

ادویات ملنے کا پتہ: شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

اس عید کے لئے سب سے مبارک تحفہ

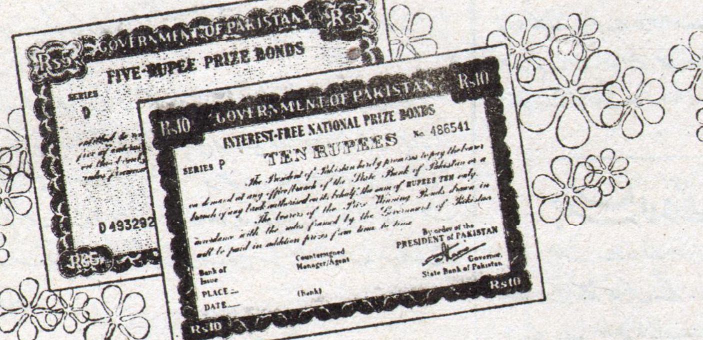

خوش نصیبی کی دعاؤں کے ساتھ انعامی بونڈ دیجئے

اس تحفے میں بہت سی نیک تمنائیں پوشیدہ ہیں۔ دس روپے کا بونڈ بیس ہزار روپے دلا سکتا ہے اور پانچ روپے کے بونڈ پر دس ہزار روپے کا انعام نکل سکتا ہے۔ انعامی بونڈوں کے ہر سلسلہ پر ہر دوسرے مہینے بہت سے انعامات تقسیم کئے جاتے ہیں۔ لطف یہ کہ رقم بالکل محفوظ اور بونڈ جب چاہیں بھنا لیں۔

اپنے عمر بھر کے لئے بچت اپنے وطن کے لئے

انعامی بونڈ

وطن کی ترقی اور حفاظت کے لئے

تمام منظور شدہ بینکوں اور ڈاک خانوں سے دستیاب ہیں

سرمہ ممیرا خاص

اس سرمہ کی تعریف کرنے کی ضرورت نہیں ہر کس و ناکس اس کے فوائد سے بخوبی واقف ہے۔ مثلاً ککرے کمزوری، پانی بہنا۔ آنکھوں کی سرخی چھپر دلالی خارش اور دھند جالا وغیرہ کے لئے مفید ہے۔ قیمت تین ماشہ شیشی ایک روپیہ چھ ماشے ایک روپیہ ۶۲ پیسے فی تولہ تین روپے۔ سرمہ نور چشم ککرے۔ خارش پانی بہنا اور ابتدائی موتیا بند کے لئے مفید ہے۔ قیمت ۳ ماشے ۵۰ پیسے ۶ ماشے ایک روپیہ فی تولہ ایک روپیہ ۶۲ پیسے۔

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

نمک نور ٹکیاں

نمک نور گیس کا خاتمہ کرنے میں اکسیر دوا ہے۔
نمک نور معدہ کی کمزوری کو دور کرتا ہے
نمک نور جگر کے فعل کو باقاعدہ کر کے جگر کو مضبوط کرتا ہے۔
نمک نور معدہ کی بدبو، کھٹے ڈکاروں کے لئے مفید ہے۔
نمک نور بھوک لگاتا اور غذا کو ہضم کرتا ہے۔
نمک نور چہرہ کو خوش رنگ بنا دیتا ہے اکثر
نمک نور چہرہ کے داغ، کیل چھائیوں کو رفع کرتا ہے کیونکہ یہ بیماری خرابی ہاضمہ سے ہی پیدا ہوتی ہے
قیمت ۴۰ ٹکی کا بکس ایک روپیہ دس پیسہ

شاہ نور فضل عمر فارمیسی نوشہرہ ششکا پور

سوا لاثانی

امرت بوٹی

جسمانی طاقت کو بڑھانے کے لئے لاثانی دوا ہے۔ امرت بوٹی کے استعمال کرنے سے قوی میں حیرت انگیز اضافہ ہو جاتا ہے۔ امرت بوٹی ۔ دل اور جگر اور دماغی نشوونما کے لئے خاص اثر رکھتی ہے امرت بوٹی اعصاب کو مضبوط کر دیتی ہے قیمت ۴۰ گولیاں تین روپے۔ جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں ہمارے ایجنٹ صاحبان سے خریدیئے۔

منیجر حکیم فقیر خان

شاہ نور فضل عمر فارمیسی نوشہرہ ششکا پور

کرایہ کے لئے خالی

ایک کوٹھی دائیں احاطہ قصر خلافت کرایہ کے لئے خالی ہے

خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر لکھیں

(معرفت مینجر الفضل ربوہ)

ضروری اعلان برائے سہ سالہ انتخابات عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

از یکم مئی ۱۹۶۸ء تا ۳۰ر اپریل ۱۹۷۱ء

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ کے موجودہ سہ سالہ تقرری کی میعاد ۳۰/۴/۶۸ کو ختم ہو رہی ہے آئندہ تین سالوں (۱/۵/۶۸ تا ۳۰/۴/۷۱) کے لئے عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے انتخابات جلد از جلد کروائے جانے مطلوب ہیں جس کے لئے ۱۵/۳/۶۸ کی میعاد مقرر کی جاتی ہے۔ اس میعاد کے اندر اندر تمام عہدیداران کے انتخابات ہو کر نظارت علیا میں پہنچ جائیں۔ تاکہ ضروری کارروائی کے بعد بروقت منظوری دی جا سکے۔

اس ضمن میں جماعتوں کو ایک ضروری امر کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے کہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے انتخابات سے متعلق قواعد و ضوابط طبع ہو چکے ہوئے ہیں۔ اور اکثر جماعتوں نے حاصل بھی کر لئے ہیں۔ جن جن جماعتوں نے ابھی تک قواعد و ضوابط کی یہ کتاب حاصل نہیں کی۔ وہ جلسہ سالانہ کے موقع پر دفتر نظارت علیا سے ایک روپیہ پچیس پیسے قیمت پر حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کتاب میں مندرجہ قواعد انتخابات کی روشنی میں ہی جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے انتخابات کروائے جائیں۔

ضروری وضاحت: بعض جماعتیں یہ لکھ دیتی ہیں کہ ہماری جماعت کے سابقہ عہدیداران ہی رہنے دیئے جائیں یہ طریق درست نہیں۔ تمام عہدیداران کے از سر نو انتخابات ہونے چاہئیں۔ جن عہدوں پر ۳۰/۴/۶۸ کے لئے اب منظوریاں دی جا رہی ہیں۔ ان عہدوں پر آئندہ میعاد میں تقرر کے لئے بھی نیا انتخاب ہونا ضروری ہے۔

انتخابات کی رپورٹیں نظارت علیا میں براہ راست آنی چاہئیں۔ بعض جماعتیں یہ رپورٹیں دوسری نظارتوں یا دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا دیتی ہیں ایسا نہیں ہونا چاہئیے کیونکہ اس طرح انتخابات پر کارروائی بروقت نہیں ہو سکتی اور منظوری بھجوانے میں تاخیر ہو جاتی ہے۔

ایسے احباب جو موصی ہوں۔ اور کسی عہدہ کے لئے منتخب ہوں ان کے نام کے ساتھ لفظ موصی اور ان کا وصیت نمبر ضرور درج کیا جائے تاکہ ان کے بقایا وصیت کے متعلق تحقیق کرنے میں دقت نہ ہو اور ان کی منظوری بھجوانے میں تاخیر نہ ہو۔

جو منتخب شدہ عہدیداران غیر موصی ہوں ان کے متعلق مقامی سیکرٹری مال کی طرف سے یہ تصدیقی رپورٹ انتخاب رپورٹ کے ساتھ ضرور شامل ہونی چاہیئے کہ وہ بقایا دار نہیں ہیں۔

صدر موصیان کے انتخابات کی میعاد بھی ۳۰/۴/۶۸ کو ختم ہو رہی ہے جملہ ایسی جماعتیں جن میں مجالس موصیان قائم ہیں یا قائم ہو سکتی ہیں وہ اس امر کو نوٹ فرمالیں کہ صدر، نائب صدر مجلس موصیان کے انتخابات حسب قواعد کروا کر براہ راست مکرم سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز کی خدمت میں بھجوا دیئے جائیں۔

مرزا عزیز احمد
(ناظر اعلیٰ۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

عزیز بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عنایت اللہ صاحب بہلولپوری کی وفات
إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ۔ عزیز بیگم صاحبہ اہلیہ محترمہ چوہدری عنایت اللہ صاحب بہلولپوری ۲۸ر دسمبر ۶۷ء مطابق ۲۵ر رمضان ۱۳۸۷ھ کو پانچ بجے شام کے قریب ربوہ میں وفات پا گئیں إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ نماز جنازہ ۲۹ر دسمبر بروز جمعہ نماز جمعہ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی جس میں جمعہ پر آئے ہوئے ہزاروں احمدی احباب شریک ہوئے۔ مرحومہ موصیہ تھیں چنانچہ تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ تدفین پر بھی بہت سے احباب نے شرکت کی قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی احمد خان صاحب نسیم ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا فرمائی۔

مرحومہ ایک سال سے بیمار چلی آرہی تھیں اور کافی کمزور ہو چکی تھیں ۲۵ر رمضان بروز جمعرات صبح طبیعت اچانک بگڑ گئی اور شام کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں مرحومہ کی طبیعت میں عجز و انکسار رہتا تھا۔ اور بہت نیک واقع ہوئی تھیں۔ آپ نے دو بیٹے لفٹننٹ کرنل محمود احمد صاحب جو کراچی سے جنازہ کے وقت پہنچ گئے تھے اور دوسرے چوہدری محفوظ الرحمن صاحب واقف زندگی جو آپ کے پاس ہی تھے اور تین بیٹیاں اور پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آمین۔

لجنات کے لئے ضروری اعلان

(حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کے ماتحت ہر احمدی خاتون لجنہ کی ممبر ہونی چاہیئے۔ ہر ممبر کے لئے لجنہ اماء اللہ کے اخراجات کے لئے کچھ نہ کچھ چندہ اپنی حیثیت کے مطابق دینا ضروری ہے رسال رواں میں ممبری لجنہ کا آمد بجٹ -/۲۰۰۰ روپے سالانہ بنایا گیا ہے۔ اکتوبر اور نومبر دونوں مہینوں میں بجٹ سے کم چندہ وصول ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے پاکستان کے قریباً ہر شہر اور گاؤں میں احمدی خواتین موجود ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ

۱- ہر جگہ لجنہ کا قیام ہو جہاں بھی کم از کم تین احمدی عورتیں ہوں وہ اپنی تنظیم قائم کریں اور چندہ جمع کر کے باقاعدگی سے بھجوائیں۔

۲- جہاں لجنہ کی تنظیم قائم نہیں وہاں کی مستورات اپنا چندہ براہ راست بھجوا سکتی ہیں۔

۳- یہ کوشش کی جائے کہ سو فیصدی مستورات چندہ دیں۔ بعض عورتیں سمجھتی ہیں کہ جماعتی چندے دے دیئے لجنہ کا چندہ دینا ضروری نہیں۔ یہ غلط ہے پس کوشش کی جائے کہ ہر عورت اپنی حیثیت کے مطابق لجنہ کا بھی چندہ ادا کرے۔

۴- بعض لجنات کی طرف سے ایک پیسہ بھی بطور چندہ وصول نہیں ہوتا۔ ان کو بھی توجہ کرنی چاہیئے۔ اگر تمام لجنات ہی لجنہ کا چندہ بھجوائیں تو بجٹ پورا ہو سکتا ہے۔

ربوہ میں اجتماعی وقار عمل

لائحہ عمل کے مطابق ۵ر جنوری ۱۹۶۸ء بروز جمعۃ المبارک بوقت ساڑھے سات بجے صبح خدام الاحمدیہ ربوہ کا اجتماعی وقار عمل نزد مسجد الفضل محلہ دارالصدر غربی الف منایا جائے گا۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ انشاء اللہ وقار عمل میں تشریف لائیں گے۔ ربوہ کے تمام خدام سے درخواست ہے کہ وہ سوائے اشد مجبوری کے لازمی طور پر وقار عمل میں شامل ہوں جو خدام شامل نہ ہو سکتے ہوں وہ باقاعدہ رخصت حاصل کریں۔ اس موقعہ پر انصار اللہ صاحبان سے بھی درخواست کی جاتی ہے کہ وہ بھی اس وقار عمل میں تشریف لا کر خدام کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

(ناظم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

جلسہ سالانہ کے موقع پر عارضی دکانات کے اجازت نامے

جلسہ سالانہ کے موقع پر عارضی دکانات کے اجازت نامے انشاء اللہ ۷ر جنوری ۱۹۶۸ء سے جاری کئے جائیں گے۔ عارضی دکان لگانے کے خواہش مند احباب ۷ر جنوری صبح ۹ بجے دفتر منتظم بازار سے اجازت نامہ حاصل کریں۔

(عبدالرزاق منتظم بازار جلسہ سالانہ ربوہ)

ولادت باسعادت

اللہ تعالیٰ نے مکرم عطاء المجیب صاحب راشد ایم اے کو یکم جنوری ۱۹۶۸ء بوقت سحر بروز دوشنبہ بیٹی بچی عطا فرمائی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عطیہ صادقہ نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کی پوتی اور محترم قاضی محمد رشید صاحب مرحوم کی نواسی ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال کرے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

اعلان تعطیل

عید الفطر کے موقع پر ۲، ۳ر جنوری ۶۸ء بروز منگل و بدھ دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی۔ اس لئے ۳ر اور ۴ر جنوری کا پرچہ شائع نہیں ہوگا (مینیجر الفضل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴